معجزاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بحوالہ : قرآن شریف۔تفسیر القرآن۔بخاری شریف۔مسلم شریف۔
ترمذی شریف۔ابوداؤد شریف،مشکوٰۃ شریف۔مدارج النبوۃ وغیرہ





شق القمر
ردالشمس

مرتبہ الحاج مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی مجددی قادری

پتہ:17-2-1209/13 یاقوت پورہ۔حیدرآباد500023

فون:9391349104۔

لاکھوں صفات ہیں نہاں آپؐ کی پاک ذات میں
جلوۂ حق ہے آشکار آپ کے معجزات میں

معجزاتِ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ

الحاج مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی مجددی قادری

بحوالہ : قرآن شریف۔ تفسیر القرآن۔ بخاری شریف۔ مسلم شریف۔
ترمذی شریف۔ ابوداؤد شریف، مشکوٰۃ شریف۔ مدارج النبوۃ وغیرہ

پتہ: 17-2-1209/13 یاقوت پورہ
حیدرآباد 500023
فون: 9391349104۔

اسم مبارک کے

معجزاتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عرش اعلی :

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میں عرش اعلی کے سامنے سر اٹھایا تو دیکھا کہ عرش کی پیشانی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ (طبرانی)

جنت :

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ شب معراج میں جب میرا گذر جنت میں ہوا تو دیکھا کہ جنت کے دروازوں پر غلمان کے سینوں پر حوروں کی آنکھوں میں حتی کہ جنت کے درختوں کے ہر پتہ پتہ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ (الحاوی)

آسمانی دروازے:

اسی طرح تمام آسمانوں کے دروازوں پر بھی رسول اللہ ﷺ کا نام نامی بڑی شان کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔

آسمانی کتب : توریت، زبور اور انجیل میں بھی رسول اللہ ﷺ کا اسم مبارک اور آخری زمانہ میں مبعوث ہونے کا ذکر خیر موجود ہے۔ قرآن شریف میں بطور خاص شاندار القاب اور بڑے اعزازات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لکھا ہوا ہے

پشت حضرت سیدنا آدم علیہ السلام

روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک پر قدرتی قلم سے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خَاتَمَ النَبِیّیْنَ لکھا ہوا تھا جس کو آپ اپنی اولاد کو دکھایا کرتے تھے۔ (بحوالہ ترجمان السنہ ج۔۱)

كعبة الله شريف مسجد حرام میں کئی مقامات پرحتی کہ کعبہ شریف کے غلاف مبارک پر بھی رسول کریم ﷺ کا نام نامی لکھا ہوا ہے۔

اذان / نماز : مسجد حرام، مسجد نبوی، اور مسجد اقصی کے علاوہ ساری دنیا کی تمام مساجد میں روز ۵ وقت اذاں اور اقامت میں بڑے اعزاز اور شان کے ساتھ نام لیا جاتا ہے اور نماز میں تو آپ کا نام لیکر درود اور سلام بھیجا جاتا ہے۔

ہر قرن میں نور کا ظہور

رسول اللہ ﷺ کا نور ہر زمانہ کے بڑے بڑے پیغمبروں اور صالح بزرگوں کی پیشانیوں میں منتقل ہوتا رہا ہے۔ روایت ہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی پیشانیوں پر نور محمدی ﷺ علانیہ نظر آتا تھا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو نبی آدم کے بہترین طبقوں میں قرن یعنی مجھ کو ہر زمانہ میں پیدا کیا گیا۔ یہاں تک کہ میں اس قرن (زمانہ) میں ہوا جس میں کہ میں ہوں۔ (مشکوۃ ج ۲۔ ۵۱۲ بخاری)

یہی وہ نور ہے جس سے زمانے جگمگاتے ہیں
یہی آدم کا رتبہ عرش اعظم تک اٹھاتے ہیں
مسلسل منتقل ہوتا رہا نیک بندوں میں
خدا کے مرسلوں پیغمبروں اور نیک بندوں میں

ابر کا سایہ	پہاڑوں کا رقص کرنا	کنکریوں کی شہادت

درختوں کا اطاعت	حنا کا رونا	گوہ کی گواہی	بھیڑے کی ہدایت

پہاڑوں کا رقص کرنا : ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو لیکر کوہ احد پر چڑھے کوہ احد مارے خوشی کے جھومنے لگا ۔ یہاں تک کہ اس کے اطراف کے پتھر ڈھلنے لگے اسی طرح ایک مرتبہ کوہ بشیر پر چڑھے تو کوہ بشیر بھی رقص کرنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑوں پر ٹھوکر لگائی اور فرمایا اے پہاڑ ٹھہر جا ادب کر کہ تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں پس دونوں پہاڑ بھی باادب ہوکر خاموش ہوگئے ۔

(مشکوٰۃ ۔۲۔۵۷۸۴۔۵۷۹۶، بخاری وغیرہ)

کنکریوں کی گواھی: ایک روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شاہان حضر موت آئے اور کہا کہ ہم کیسے جانیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ یہ سنتے ہی آپ نے دست مبارک میں چند کنکریاں لیں اور فرمایا کہ اے کنکریو! گواہی دو!! پس کنکریاں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہوئے آپ کی رسالت کی گواہی دینے لگے ۔ یہ دیکھ کر شاہان حضر موت آپ پر ایمان لے آئے ۔

(طبرانی ۔ قصائص کبریٰ)

ابر کا سایہ: رسول اللہ ﷺ عالم شیر خواری میں جب حضرت بی بی دائی حلیمہ کے ساتھ ان کے صحرائی مکان کی طرف جارہے تھے تو ایک ابر بھی آپ پر سایہ کرتے ہوئے ساتھ چل رہا تھا ۔ اسی طرح جب آپ ﷺ ۱۲ سال کے ہوگئے اور اپنے چچا حضرت ابوطالب کے ساتھ ملک شام کے سفر پر جارہے تھے اس وقت بھی لوگوں نے دیکھا کہ ابر آپ ﷺ پر سایہ کرتا ہوا ساتھ ساتھ چل رہا تھا رسول اللہ ﷺ ۲۵ سال کی عمر میں جب حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تجارتی سامان لیکر جدھر جاتے ابر بھی آپ پر سایہ کرتے ہوئے ساتھ ساتھ رہتا تھا ۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ۔ حدیث ۵۶۳۶ ترمذی شریف)

درختوں کی اطاعت : حضرت جابر رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ ہم ایک روز حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے ہم ایک وادی میں ٹھہر گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رفع حاجت کیلئے تشریف لے گئے جہاں آپ کو پردے کی کوئی جگہ نہ ملی۔ اچانک آپ کی نظر وادی کے کنارے دو درختوں پر پڑی آپ ان درختوں کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری اطاعت کرو۔ چنانچہ آپ دونوں درختوں کی ٹہنیاں پلڑ کر بیچ وادی میں اسطرح لائے جیسا کہ کسی اونٹ یا جانور کو نکیل پکڑ کر لایا جاتا ہے اور آپ نے ان دونوں درختوں کا پردہ بنالیا اور حاجت سے فارغ ہوئے پھر وہ درخت اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ (مشکوٰۃ۔ ج دوم ۵۶۰۴۔ مسلم)

خوشہ کی گواہی : ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا مجھے کیسے یقین ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ یہ سنکر آپ نے فرمایا دیکھ اس کھجور کے خوشے کو بلاتا ہوں وہ گواہی دیگا۔ پس آپ کے بلانے پر کھجور کا خوشہ درخت سے نیچے اتر آیا اور توحید ورسالت کی گواہی دی اور واپس جا کر درخت سے لگ گیا۔ یہ دیکھ کر اعرابی مسلمان ہو گیا۔ (حوالہ ترمذی، ۵۶۴۴ مشکوٰۃ ج۔۵)

درخت کا کلمہ پڑھنا : ایک سفر میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی سے فرمایا کہ کلمہ پڑھ لے تو اس نے کہا کہ یہاں اور کوئی اسلام کا کلمہ پڑھتا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں! درخت بھی کلمہ توحید ورسالت پڑھتا ہے۔ آپ نے اس درخت کو بلایا جو وادی کے دوسرے کنارے پر تھا وہ زمین پھاڑتا ہوا چلتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنی ٹہنیوں کو جھکائے ہوئے حاضر ہو گیا اور توحید ورسالت کا کلمہ بآواز بلند پڑھنے لگا پھر اجازت لیکر واپس چلا گیا۔

(مشکوٰۃ حوالہ ۵۶۴۳ دارمی)

شجر حجر کا سلام کرنا : مکہ شریف میں حضرت رسول اللہ ﷺ اطراف واکناف جس طرف جاتے جو بھی درخت، پتھر یا پہاڑ سامنے آتا عرض کرا۔

السلام علیکم یا رسول الله !

حضرت رسول اللہ ﷺ ایک روز صحابہ کرام کے ساتھ سفر میں تھے ایک منزل پر ٹھہر کر آپ سو گئے۔ پس اتنے میں ایک درخت دور سے زمین پھاڑتا ہوا آیا اور ٹہیاں جھکا کر آپ ﷺ پر سایہ فگن ہو گیا

اور جب آپ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایک درخت ہے جو اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر مجھے سلام کرنے آیا تھا (مشکوٰۃ ج۔۲۔۵۶۳۷ ترمذی داری)

حنا کا رونا: مسجد نبوی میں منبر کے قریب ایک کھجور کا کھمبہ تھا حضرت رسول اللہ ﷺ بوقت خطبہ اس کھمبے سے کمر لگا لیا کرتے تھے۔ جب مسجد نبوی میں منبر تیار ہو گیا تو آپ منبر پر بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے کہ یکا یک ستون حنانہ یعنی کھجور کا کھمبہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے فراق میں ایسے دردناک طریقے سے چلّایا کہ سننے والوں کے دل دہل گئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً ستون حنانہ کے پاس تشریف لے گئے اور ہاتھوں سے پکڑ کر سینے سے چمٹا لیا پھر ستون حنانہ کے پاس تشریف لے گئے اور ہاتھوں سے پکڑ کر سینے سے چمٹا لیا پھر ستون حنانہ چھوٹے بچے کی طرح سسک سسک کر اور ہوک ہوک کر رونے لگا تو آپ ﷺ نے اسکو ایسی تسلی دی جیسے کوئی اپنے چھوٹے معصوم بچے کو سمجھاتا ہے۔ اسکیس اتھ ہی ستون حنانہ خاموش ہوگ یا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ستونِ حنانہ اس بیان سے دوری پر رویا جس کو وہ سنا کرتا تھا اب چونکہ محروم ہو گیا ہے۔ پس میرے فراق میں رونا شروع کر دیا تھا۔ (مشکوٰۃ ۵۶۲ بخاری شریف)

گوہ کی گواہی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے کہا کہ جب تک یہ گوہ (ضُبُ) ایمان نہ لادے میں آپ ایمان نہیں لاسکتا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے گوہ! بول میں کون ہوں؟ گوہ نے نہایت فصیح زبان میں عرض کیا لبیک یا رسول اللہ یعنی یا رسول اللہ میں حاضر ہوں اور آپ کا فرمانبردار ہوں آپ رب العالمین کے رسول ہیں اور خاتم النبین ہیں۔ پس یہ سنتے ہی وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا۔

(طبرانی، بہتی، حاکم، ابونعیم، ترجمان السنہ قصائص کبری جلد۲)

بھیڑئے کی ھداھت: اہیان ادس خزاعی یہودی چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اک بکری کو پکڑ لے گیا۔ اہیان نے بھیڑئے کا تعاقب کیا اور بکری کو چھڑا لیا۔ بھیڑیا

ایک ٹیلے پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور انسان کی طرح بولنے لگا۔ اہبان! میری قسمت کا رزق چھین لیا۔ اہبان نے بڑے تعجب سے خدا کی قسم! ایسی عجیب بات میں نے کبھی نہیں دیکھی کہ بھیڑیا انسان کی طرح بات کر رہا ہے۔

بھیڑئے کا اسلام : بھیڑئے نے کہا زیادہ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ نبی آخرالزماں مدینہ میں جلوہ گر ہیں اور تم سب کو دین حق کی دعوت دے رہے ہیں اور تم غافل ہو۔ یہ سنکر اہبان نے کہا اگر میں اسی وقت نبی آخرالزماں کی خدمت میں چلا جاؤں تو میری بکریوں کی حفاظت کون کرے گا۔ بھیڑئے نے کہا میں حفاظت کروں گا۔ اس رب کی قسم جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام عالمین کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے۔ میں ان پر ایمان لایا ہوں۔ میری خوراک جو تو مقرر کرے گا اس سے زیادہ نہ کھاؤں گا۔

اہبان کا اسلام : پس اہبان یہودی اپنی بکریوں کو بھیڑئے کی نگرانی میں دیکر رسول ﷺ کی خدمت میں پہونچا۔ آپ نے اہبان یہودی کو دیکھتے ہی فرمایا اہبان! بھیڑیا اپنا عہد پورا کر رہا ہے۔ چنانچہ اہبان فوراً مسلمان ہو گیا۔ (مشکوٰۃ ج ۲۔ ۵۶۴۵ السنہ)

پانی میں برکت	دعوت میں برکت	برتن میں برکت

دودھ میں برکت	ملیدہ میں برکت	روٹی میں برکت	کھجور میں برکت

دعوت میں برکت: جنگ خندق میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ پر تین دن کا فاقہ ہے جس کی وجہ سے آپ اپنے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ حضرت جابرؓ نے اپنی بیوی سے حضرت رسول اللہ ﷺ کے فاقہ کا حال سنایا تو انہوں نے اپنے گھر میں دیکھا تو تقریباً ڈھائی کیلو جو اور ایک بکری کا بچہ موجود ہے۔ بکری کا بچہ ذبح کر کے سالن اور جو پیس کر روٹی کی تیاری کرتے ہوئے کہا جاؤ۔ حضرت رسول اللہ ﷺ اور ان کے چند ساتھیوں کو بلا لاؤ۔

دعوتِ حضرت جابر : دعوت پیش کردی پس حضرت رسول اللہ ﷺ نے بآواز بلند ارشاد فرمایا اے خندق والوں! چلو!! آج جابر کے گھر میں دعوت ہے پس سارے خندق والے جو تقریباً ایک ہزار سے زائد تھے اور سب کے سب جو بے حد بھوکے تھے حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساحضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر آہستہ سیتھ آنے لگے۔

رسول اللہ لاج رکھ لیں گے : سارے اہل خندق کو آتے دیکھ کر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سخت حیرانی کے عالم میں دوڑتے ہوئے آئے اور بیوی سے کہا۔ بی بی! اب کیا ہوگا !! کیسا ہوگا!!! اب تو سارے خندق والے آرہے ہیں۔ بیوی نے پوچھا سارے اہل خندق کو کس نے دعوت دی ہے۔ تو کہا، حضرت رسول اللہ ﷺ نے دعوت دی ہے۔ بیوی نے نہایت اطمینان سے کہا گھبرانے کی کوئی بات نہیں جیسے ہی اہل خندق دعوت سے فارغ ہو چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اب تو میں اور تیرے گھر والے باقی رہ گئے ہیں۔ سب کو بلالو۔ یہ سنتے ہی جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا یا رسول اللہ! میرے بچے سکون کی نیند سورہے ہیں ان کو بعد میں فارغ کر دیا جائے گا، پہلے آپ تناول فرمالیں یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تیرے بچوں کے بغیر نہ کھائیں گے۔ یہ سنکر جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی یکدم روتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے بچے بکری کا ذبح دیکھ کر بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کو ذبح کر دیا پھر ڈر کر بھاگا اور گھر کی چھت سے گر کر انتقال کر گیا اور اب کمرے میں دونوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر کہ بچو! آؤ تم کو اللہ تعالیٰ کا رسول بلا رہا ہے آؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر جابر کے دونوں بچے زندہ ہو کر دوڑتے ہوئے لبیک! یا رسول اللہ! کہتے ہوئے حاضر ہو گئے۔ اور سب ملکر کھانا کھالئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کے بچوں کیبکری کے بچے کو بھی زندہ فرما دیا جس کو ذبح کر کے دعوت کی گئی تھی۔

لاکھوں صفات ہیں نہاں آپ کی پاک ذات میں
جلوۂ حق ہے آشکارہ آپ کے معجزات میں

حضرت رسول اللہ ﷺ ہی ہماری لاج رکھ لیں گے۔

ہدایت رسول اللہ ﷺ: جیسے ہی حضرت رسول اللہ ﷺ معہ تمام صحابہ کے تشریف لائے اور سالن کی ہانڈی میں اور گوندے ہوئے آٹے میں اپنا لعاب دہن ڈال دیئے اور برکت کی دعاء فرمائی، پس سالن اور روٹیاں مسلسل پلتے ہی رہے اور تمام اہل خندق جو تقریباً ایک ہزار تھے پیٹ بھر کر کھا چکے اور ہانڈی میں سالن اور روٹیوں کا آٹا بدستور باقی رہا

(مشکوٰۃ ج ۲۔حدیث ۵۵۹۷ بخاری و مسلم)

کھانے میں برکت: غزوہ تبوک میں بھوک نے صحابہ کو خوب ستایا تو رسول اللہ ﷺ نے دستر خوان بچھا کر سارے لوگوں سے ان کا بچا ہوا توشہ منگوایا جو صرف دس کیلو ہوا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر برکت کی دعاء فرمائی بسم اللہ کہکر لیتے جاؤ۔پس سارے اہل لشکر پیٹ بھر کر کھائے اور اپنے اپنے توشہ دان بھر لئے۔حتی کہ آستین کے منہ باندہ کر اس میں بھی خوب خوب بھر لئے۔بفضل تعالیٰ پھر بھی کھانا جوں کا توں باقی بچا رہا۔ (مشکوٰۃ ۵۶۳۰ مسلم)

پانی میں برکت حضرت رسول اللہ ﷺ مدہنہ کے مقام زوراء میں تشریف فرماتے تھے آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا۔آپ نے اس برتن میں ہاتھ رکھ دیا تو آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا جس سے کئی لوگ سیراب ہوئے اور وضو بھی کر لئے۔حضرت قتادہؓ سے پوچھا گیا اس وقت تم لوگ کتنے تھے کہا کہ 3 سو کے قریب تھے۔(اگر ہزار بھی ہوتے تو سب کو کافی ہو جاتا)

(مشکوٰۃ ۵۴۰۷۳۔ابن ماجہ۔ترمذی)

ایک لاکھ کیلئے پانی: ایک وقت لوگ کافی پیاسے تھے حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چھاگل لائی گئی اور عرض کیا گیا کہ پینے کیلئے پانی نہیں ہے صرف یہی پانی ہے جو چھاگل میں ہے جو کسی طرح کافی نہیں ہے۔یہ سن کر حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک چھاگل پر رکھ دیا اور پانی اس میں سے چشمہ کی طرح ابلنے لگا۔چنانچہ ہم سب نے پیا اور وضوء بھی کیا

۔حضرت جابرؓ سے پوچھا گیا کہ تم لوگ کتنے تھے کہا اس وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی لیکن اگر ایک لاکھ آدمی بھی ہوتے تو سب کیلئے کافی ہوجاتا (مشکوٰۃ ج ۲۔۵۶۱ بخاری)

بارش کا برسنا : حضرت رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے ایک شخص حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! بارش کیلئے دعا فرمائے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی بارش شروع ہوگئی پھر وہی شخص دوسرے جمعہ کو آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اب بارش بند ہوجانا اچھا ہے چنانچہ آپ کی دعاء سے بارش بند ہوگئی۔ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بارش شہر پر نہ ہو اطراف واکناف باغات پر ہو۔ چنانچہ آپ کی دعاء سے ایسا بھی ہوا۔

(مشکوٰۃ ۔۲۔ ۵۶۲۰۔ بخاریمسلم)

دودھ میں برکت : ایک روز حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ دودھ بطور ھدیہ آیا۔ پس ﷺ نے حضرت ابوہریرۃؓ عشنہ سے فرمایا جاؤ اور اصحاب صفہ کو بلالو اصحاب صفہ کی تعداد اس وست ستر تھی سب کو بلایا گیا اور ایک پیالہ دودھ ۷۱ اصحاب نے پیٹ بھر کر پیا پھر بھی آخر میں دودھ جوں کا توں باقی رہا سارے بھوکوں اور پیاسوں کو پیٹ بھر دودھ پلایا آخر میں آپ ﷺ نے نوش فرمالیا ۔پھر بھی دودھ باقی تھا۔ (بخری۔قصائص)

ملیدہ میں برکت : حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں کھجور گھی اور پنیر کا ملیدہ یا حلوہ پیالے میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے کئی صحابہ کرام کو بلا بھیجا یہاں تک کہ تین سو اصحاب جمع ہو گئے ۔حضرت رسول اللہ ﷺ نہ ملیدہ یا حلوہ پر ہاتھ رکھ کر مخفی دعاء فرمائی جو اللہ تعالیٰ نے چاہی پھر دس دس آدمی کو کھلانا شروع کیا۔ کھانے والوں سے فرمایا کہ اللہ کا نام لیکر کھاؤ تمام اصحاب کھا چکے تو پیالے میں ملیدہ یا حلوہ ذرا بھی کم نہ ہوا تھا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۔۱۲ ۵۶۳ بخاری مسلم)

روٹی میں برکت: حضرت رسول اللہ ﷺ ایک روز حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر ۸۰ صحابہ کرام کے ساتھ پہونچے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جو کی چند روٹیاں جو گھر میں

موجود تھیں پیش کر دیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ان روٹیوں کو ریزہ ریزہ (ملیدہ) سا بنوایا اور اس پر گھی ڈالوایا اور (ہاتھ اٹھا کر) مخفی دعاء فرمائی جو اللہ تعالیٰ نے چاہی پھر اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کا نام لیکر کھاؤ یہ چند جو کی روٹیاں ۷۰ یا ۸۰ اصحاب نے پیٹ بھر کر کھایا بفضل تعالیٰ پھر بھی روٹیاں جیسی کی ویسی باقی رہ گئیں۔ (مشکوٰۃ ۵۶۲۶ بخاری و مسلم)

کھجور میں برکت : حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو جب قرض خواہوں نے دق کرنا شروع کر دیا تو وہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! قرض خواہ مجھ کو بے حد پریشان کر رہے ہیں۔ یہ سنکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ ہر قسم کے کھجوروں کا الگ الگ ڈھیر لگا دو پھر مجھ کو بلا لو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کھجور کے ڈھیر لگا کر حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور فرمایا قرض خواہوں کو بلا لو اور کہہ دو کہ قرض کے سارے کھجور ناپ کر لے جائیں۔ تمام قرض خواہ آ گئے اور بڑے ڈھیر میں سے جس پر حضرت رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اپنا سارا قرضہ لے لئے بفضل تعالیٰ کھجور پورے کے پورے موجود تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک کھجور بھی کم نہیں ہوا۔ یہ دیکھ کر حضرت جابر رضی اللہ عنہ پکار اٹھے یا رسول اللہ! یہ آپ ﷺ کے وجود با برکت کا صدقہ ہے۔ (مشکووۃ ۵۶۲۴ بخاری)

برتن میں برکت: حضرت جابر رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں امام مالکؓ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک کپی کے ذریعہ اکثر گھی بھیجا کرتی تھیں۔ جس کی وجہ اس کپی میں ہمیشہ گھی رہتا۔ جو ام مالک رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو ہر روز سالن کے طور پر ڈالا کرتی تھیں۔ ام مالکؓ ایک روز اسی کپی میں سے سارا گھی نچوڑ لیا پس پھر سارا گھی ختم ہو گیا۔ یہ واقعہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو سنایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ان کھجوروں کو نہ نچوڑتی تو اس میں ہمیشہ ہمیشہ گھی موجود رہتا۔ (۵۶۲۴)

فتنوں کی اطلاع : حضرت رسول اللہ ﷺ ایک روز مدینہ منورہ کے ایک بلند مقام پر چڑھے اور صحابہ سے فرمایا کہ کیا تم بھی دیکھ رہے ہو جو بھی میں دیکھ رہا ہوں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح برس رہے ہیں جیسے بارش برستی ہے۔ (یہ فتنے وہ تھے جو صحابہ کرام کے درمیان پیش آنے والے تھے۔

(مشکوٰۃ ۵۱۱۸ بخاری مسلم)

فتح کی خوشخبریاں : حضرت رسول اللہ ﷺ قبل از قبل یعنی جنگ شروع ہونے کے پہلے ہی فتح کی خوشخبری سنا دیتے تھے جیسا کہ جنگ بدر خیبر۔ جنگ خندق اور صلح حدیبیہ وغیرہ کے حالات شاہد ہیں۔

جنگ خندق میں خوشخبری : جنگ خندق میں خندق کھودنے کے دوران ایک زبردست چٹان نمودار ہوئی جو کسی سے ٹوٹ نے کسی تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے خو کدال لیکر ضرب لگائی۔ تو ایک ہی ضرب سے چٹان کا تیسرا حصہ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ آپ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کے مجھے ملک شام کی کنجیاں دے دی گئیں۔ یعنی ملکِ شام فتح ہو جائے گا۔ پھر دوسری ضرب لگائی پھر اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ مجھ کو ملک فارس کی کنجیاں دے دی گئیں پھر تیسری مرتبہ ضرب لگائے جس سے ساری چٹان ریت بن گئی اور آپ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ مجھ کو ملک یمن کی کنجیاں دے دی گئیں (حوالہ مشکوٰۃ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کے ضرب لگانے کے دوران رنگ برنگی روشنیاں نکل رہی تھیں۔ ان روشنیوں میں آپ ک وان مما لک کے محلات نظر آ رہے تھے۔ الحمد اللہ آگے چل کر یہ تمام علاقے مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے۔

فتح خیبر کی خوشخبری : حضرت رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا کہ کل میں جھنڈا ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ خیبر کا قلعہ فتح

کروادے گا۔ جب صبح ہوئی تو سارے صحابہ آپ کے سامنے آئے لیکن آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یاد فرمایا تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ ! حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں درد ہیں اور انہیں بخار چڑھا ہے فرمایا کہ ان کو بلاؤ چنانچہ حضرت علی کرم وجہہ تشریف لائے اور حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب دھن ان کی آنکھوں میں لگایا جس سے فوراً صحت ہوگئی اور آپ کے ہاتھ میں خیبر کا جھنڈا اعطا فرمایا۔ بفضل تعالیٰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھوں خیبر کا قلعہ فتح ہوگیا۔

کسریٰ کے کنگن: حضرت رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ کی فتح کی خوشخبری پہلے ہی سنا دیئے تھے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سراقہ ابن مالک حالت کفر میں حضرت رسول اللہ ﷺ پر حملہ آور ہوا تو اس کا گھوڑا تین مرتبہ زمین میں دھنس گیا۔ پس سراقہ تائب ہوکر رسول اللہ ﷺ سے معافی کا طالب ہوا تو آپ ﷺ نے صرف معاف فرمادیا بلکہ ارشاد فرمایا کہ جب کسریٰ فتح ہوگا تو وہاں کے بادشاہ کے کنگن تجھ کو نصیب ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایرا کا علاقہ فتح ہوگیا اور بادشاہ کے سونے کے کنگن حضرت سراقہ کو مل گئے۔

قتل کی اطلاع : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مسجد کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسجد کی تعمیر میں ہم لوگ ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے اور حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت عمارہ کو دیکھا تو فرمایا کہ افسوس ! کہ ایک باغی فرقہ عمار کو قتل کرے گا۔ یہ ان کو جنت کی طرف بلائے گا اور وہ دوزخ کی طرف بلائے گا ۔ چنانچہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ جنگ صفیں میں حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے لڑتے ہوئے ۳۷ہجری میں شہید ہوگئے۔ (تجرید بخاری اردو کامل باب ۸ حدیث ۲۷۱)

شہادت کی اطلاع: حضرت رسول اللہ ﷺ کی پیشن گوئی کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ محرم ۲۳ھ ہجری میں حالت نماز میں ابولولو فیروز یہودی کے ہاتھوں شہید ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محرم ۳۵ھ میں بلوائی اسود تجیبی مصری نے شہید کردیا

(مشکوٰۃ اسماء الرجال ۴۵۲)

حضرت خبیب کی شہادت : حارث کے بیٹوں نے مکر فریب کا جال بچھا کر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو پکڑ لیا اور مکہ شریف کے باہر شہید کر دئے۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے شہادت کے دوران بار بار آواز بلند پکار کر کہا السلام علیک یا رسول اللہ یہاں مدینہ منورہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ جواب عطا فرما رہے تھے وعلیک السلام یا خبیب !اس کے ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلگیر آواز میں اپنے صحابہ کو مطلع فرما دیا کہ خبیب شہید ہو گئے۔

(مشکوٰۃ ج ۲۔اسماء الرجال ۲۲۳)

جنگ موتہ کا حال: حضرت رسول اللہ ﷺ مدینے منورہ میں بیٹھ کر ہزاروں میل دور کی جنگ کا حال بیان فرما رہے تھے کہ زید نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور شہید ہو گئے۔ اسلام کا جھنڈا جعفر نے اٹھا لیا پھر وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھوں سے آنسو رواں تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسلام کا علم خالد سیف اللہ نے تھام لیا اور خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کو دشمنوں پر فتح عنایت فرمائی

(مشکوٰۃ ج۔۶۶۲ بخاری ۲۰۷)

نجدی فتنہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے ملک شام و یمن میں برکت عطا فرما یہ سنکر نجدیوں نے کہا ہمارے نجد میں آپ ﷺ نے پھر فرمایا اے اللہ !ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما۔ نجدی بولے ہمارے نجد میں تو آپ ﷺ نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں وسے شیطان کا سینگھ نکلے گا۔

(باب ۱۵۔ابواب الاستقاء حدیث ۵۳۰ بخاری)

شیطان کا سنگھ : حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہا کہتے ہیں میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ ﷺ مغرب کی اشارہ کر کے فرماتے تھے ہوشیار رہو !فتنہ ادھر سے شروع ہوگا دو مرتبہ فرمایا کہ ادھر (نجد) سے شیطان کا سینگھ طلوع ہوگا۔

(باب ۵۹ حدیث ۱۳۳۲ بخاری شریف)

قبروں میں جلوہ گری: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے وحی ہوئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان لیا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ ایمان دار اور یقین رکھنے والا کہے گا کہ یہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں ۔ یہ محمد ہیں، یہ محمد ہیں، یہ محمد ہیں ۔یعنی آخری سوال کا ۳ جواب دے گا

قبر میں ۳ سوالات: (۱) مَنْ رَبُّکَ (۲) ما دِیْنُکَ (۳) وَمَا تَقُوْلَ بِھٰذَا الرَّجُلَ، یعنی (۱) تیرا رب کون ہے؟ (۲) تیرا دین کیا ہے؟ (۳) اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

مومن کے جوابات: (۱) اللہ میرا رب ہے (۲) اسلام میرا دین ہے (۳) تین مرتبہ کہے گا یہ شخص حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پہلے اور دوسرے سوال کا جواب ایک ایک مرتبہ ہی دیگا ۔لیکن تیسرے ایک سوال کا تین مرتبہ جواب دے گا ۔پس پائن کے پاس سے جنت کی کھڑکی کھل جائے گی۔

کافر۔ مشرک اور شکی : منکر نکیر کے ہر سوال کے جواب میں پریشان مبہوت اور پراگندہ حال ہو کر چیخے چلاتے ہوئے کہے گا ھا! ھا!! لا اوری یعنی ہائے ہائے میں کچھ نہیں جانتا ۔پس دوزخ کی کھڑکی کھل جائے گی قبر کے اندرونی حالات : ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک یہودی عورت پر اس کے گھر والے رو رہے تھے ادھر سے حضرت رسول اللہ ﷺ کا گذر ہوا تو فرمایا کہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور قبر میں اس پر عذاب ہو رہا ہے۔

(بخاری ۶۲۲)

یہودی کی قبر: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت رسول اللہ ﷺ غروب آفتاب کے وقت باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودی کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے

(بخاری ۶۵۸)

حضرت سعد کی قبر: حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سعد کے انتقال سے عرش ہل گیا۔ آسمانوں کے دروازے کھل گئے، ستر ہزار فرشتے جنازہ میں شرکت کیلئے نازل ہوئے بے شک یہ بھیجے گئے پھر ان کی قبر کشادہ کردی گئی۔ (نور المصابیح حدیث ۱۲۸۔ نسائی۔ احمد۔)

میلاد النبی	عظیم معجزات	شق القمر
معراج النبی	قرآن	ختم نبوت	ردالشّمس

میلاد النبی ﷺ: حضرت رسول اللہ ﷺ یسے ہی حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں منتقل ہوئے آپ کی پیشانی میں علانیہ نور محمدی چمکتا ہوا نظر آنے لگا۔ جب آپ کی ولادت شریف کیلئے ۵۰ دن باقی رہ گئے تھے شہر مکہ معظّمہ پر کعبۃ اللہ ڈھانے کیلئے ابرہہ آشرم حملہ آور ہوا!

ابابیل کا لشکر: قرآن شریف میں ہے کہ "وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ" ابرہہ ہاتھیوں کا لشکر لیکر کعبہ کو اکھاڑ کے جانے کیلئے کعبہ پر حملہ آور ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے گھر کی حفاظت کیلئے ابابیل کا لشکر بھیج دیا جن کے چونچ اور پنجوں میں باریک کنکریاں تھیں جو ہاتھیوں پر اُوپر سے پھینک رہی تھیں۔ ایک ایک کنکری سے ہاتھی اور ہاتھی سوار لشکری مر کر ڈھیر ہو رہا تھا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ بھی حضرت رسول اللہ ﷺ کا ہی معجزہ تھا۔

ولادت باسعادت: رسول اللہ ﷺ جیسے ہی تولد ہوئے کعبۃ اللہ میں ۳۶۰ بت سرنگوں ہو کر گر پڑے اور فارس کا آتش کدہ ٹھنڈا ہو گیا اور ایوان کسری کے ۱۴ کنگرے ٹوٹ کر زمین پر گر پڑے۔ الغرض سارے روئے زمین پر آپ کی ولادت کے ساتھ ہی بڑے بڑے اور عجیب وغریب معجزات کا ظہور ہونے لگا۔

معراج النبی عظیم معجزہ : نبوت کے دسویں سال حضرت رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی ہ یہ ایسی بے مثال معراج تھی کہ اس معراج کا پورا پورا فیضان اور پورا پورا نقشہ ہر امتی کو نصیب ہو گیا۔ جیسا کے حدیث شریف ہے۔ الصلوۃ معراج المومنین حالانکہ ہر نبی کو انکے درجہ کے لحاظ سے معراج نصیب ہوئی لیکن ان کی معراج صرف اسی نبی کے حد تک محدود ہو کر رہ گئی۔ سورہ بنی اسرائیل میں اس کی پوری تفصیل موجود ہے۔ آپ ﷺ کی معراج کل کائنات کی معراج ہے۔

کل کائنات کی معراج : عراج شریف میں آپ کا قدم جہاں جہاں پہونچا پس اس جگہ کی معراج ہوگئی۔ یعنی جب آسمانوں پر پہونچے تو تمام آسمانوں اور اہل آسمانوں کی معراج ہوئی۔ اسی طرح جب آپ جنت سدرۃ المنتھی اور عرش اعلی پر پہونچے تو جنت کی معراج اور سدرۃ المنتھیٰ اور عرش اعلیٰ کی بھی معراج ہوگئی۔ اسی لئے مفسرین نے لکھج ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی معراج عظیم معجزہ ہے۔

قرآن دائمی معجزہ : حضرت رسول اللہ ﷺ پر قرآن جو نازل ہوا اس کی طرف سے سابقہ تمام آسمانی کتابیں منسوخ کر دی گئیں۔ اور قیامت تک ساری روئے زمین پر قرآن کا ہی حکم چلتا رہے گا۔ سابقہ اُمتوں نے سابقہ آسمانی کتابوں میں من مانی کمی اور بیشکر لئے تھے۔ لیکن قیامت تک قرآن میں ایک لفظ کی بھی کوئی کمی زیادتی نہیں کر سکے گا۔ چونکہ سارے قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں لکھا ہوا ہے نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ۔ پس قرآن شریف عظیم معجزے کے علاوہ آپ کا دائمی معجزہ بھی ہے۔

قرآن کا چیلنج : قرآن شریف عظیم اور دائمی معجزے کے ساتھ ساتھ دنیا کے ہر زمانہ کے انسانوں کو چیلنج بھی کر رہا ہے جیسا کہ آیت وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص اور اگر تمہیں کچھ شک ہو کہ ہم نے اپنے (ان خاص) بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ۔ (بقرہ آیت ۲۳)

قرآن کا یہ چیلنج آج زائد از ۱۴۰۰سو سال سے سارے زمانوں کے انسانوں سے ہے لیکن آج تک کوئی اس چیلنج کو قبول نہ کر سکا اور انشاء اللہ تعالیٰ تا قیامت کوئی بھی قبول نہ کر سکے گا۔

ختم نبوت بے مثال معجزہ: حضرت رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نبوت ختم فرما دیا۔اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں آسمانوں سے نازل ہوں گے تو وہ بھی رسول اللہ ﷺ کا کلمہ ہی اختیار کریں گے جبکہ آج بھی نبی رُسل کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی ہے۔شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی عمل پیرا ہوں گے اور بیت اللہ شریف کی طرف ہی رخ کر کے نمازیں ادا کریں گے۔ختم نبوت کے تعلق سے قرآن شریف اور کئی احادیث شریفہ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو چکا ہے۔اس کے باوجود اگر کوئی نبوت کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا اور خارج از اسلام ہے۔ (تفسیر نعیمی)

جھوٹے نبی کا قتل: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کذاب نامی ایک شخص نے نبوت کا دعوی کر دیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا۔اسی طرح اگر کوئی بھی کسی کو بھی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ واجب القتل ہے۔

ردالشمس: (یعنی سورج پلٹ کر آ گیا): حضرت فاطمہ عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مقام صہبا میں حضرت رسول اللہ ﷺ نماز عصر ادا کر کے تشریف فرما تھے اتنے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گود میں سر رکھ کر آرام فرمانے لگے۔اسی حالت میں وحی کا نزول ہونے لگا یہاں تک کہ سورج غروب ہو چکا۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آج کی عصر کی نماز ادا نہیں کی تھی جیسے سورج غروب ہو گیا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ بے چین و بے قرار ہو گئے۔

شیر خدا کے آنسو: چونکہ آپ رضی اللہ عنہ کو عصر کی نماز قضاء ہونے کا رنج ہوا اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے رخسار گرے جب وحی کا نزول ختم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت فرمایا کے علی! کیوں مغموم ہو۔ تو آپ نے عرض کیا، یارسول اللہ! آج کی عصر کی نماز قضا ہوگئی ہے یہ سنتے ہی حضرت رسول اللہ ﷺ نے دعاء کیلئے ہاتھ اٹھادیئے۔

عجیب دعاء: یا اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے۔ اس لئے سورج کو پلٹادے تا کہ علی اپنی نماز عصرادا کرلیں۔ پس اسی عجیب وغریب دعاء کے ساتھ ہی سورج پلٹ کر آ گیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نماز عصر نہایت اطمینان سے ادا کرنے کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد پھر سے سورج غروب ہوگیا۔

باردوم سورج پلٹ کر آگیا: ایک روایت میں ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو گود میں سر شریف رکھ کر اپنی نیند کو طویل فرمائے۔ اس روز بھی علی کرم اللہ وجہہ نماز عصرادا نہیں کئے تھے یہاں تک کہ سورج غروب ہو چکا۔ مفسرین کا بیان ہے کہ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا امتحان تھا کہ دربار رسالت مآب ﷺ کی خاص صحبت کے تربیت یافتہ عبادت کو اولیت دیتے ہیں یا محبت رسول کو فوقیت دیتے ہیں؟

عبادت پر محبت کو فوقیت: لہذا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عبادت پر محبت رسول کو فوقیت دیتے ہوئے اپنی عصر کی نماز قضاء فرمادی چونکہ عبادت کی قضاء ہے لیکن محبت اور خدمتِ رسول کی قضاء نہیں ہے۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے امتحان میں کامیاب ہوگئے تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنی نیند کو ختم فرما کر اٹھے اور حضرت علی کو مغموم دیکھ کر پوچھا کہ یا علی ! کیوں مغموم ہو تو آپ نے دعاء کیلئے ہاتھ اٹھادیئے اور عرض کیا یا اللہ! اگر آج تیرے حبیب کی محبت میں نما قضاء ہوگئی تو قیامت تک لوگ طعنہ دیتے رہیں گے کہ رسول کی محبت نماز قضاء کرواتی ہے

۔لہٰذا سورج کو پلٹا دے تاکہ علی نمام عصر ادا کر لیں ۔پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت نماز ادا کرواتی ہے الحمد اللہ کہ سورج پلٹ کر آ گیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نماز عصر ادا فرمالی سورج ایک گھنٹے تک رہ کر پھر سے غروب ہو گیا۔ (حوالہ جات: ابن مندا، شاہین، طبرانی ،خصائص کبری۔ جلد دوم ۱۳۲ مدارج النبوۃ جلد دوم ۴۲۶ مطبوعہ پاکستان اردو)

شق القمر: (چاند دو ٹکڑے ہو گیا) قرآن شریف میں سورہ قمر کی پہلی آیت سے ہی حضرت رسول اللہ ﷺ کے شق القمر کے عظیم معجزے کا اظہار ہو رہا ہے۔روایت ہے کہ اہل مکہ نے حضرت حضرت رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی تھی تو آپ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دئے ۔یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہو کر جدا جدا ہو گئے ۔سارے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر گواہی دی حتی کے دور سے آنے والے مسافرین نے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی شہادت دی۔

حکیم زمانہ مسلمان ہو گیا: روایت ہے کہ ابو جہل نے ایک منصوبہ بنایا کہ کسی حال میں حضرت رسول اللہ ﷺ کو (نعوذ باللہ) جھٹلا دیا جائے ۔پس ابو جہل نے اس کے ایک دوست جس کا نام حبیب تھا جو بہت بڑا حکیم اور بڑا چرب زبان خطیب بھی تھا۔ملک شام میں چلا گیا تھا لہٰذا ابو جہل نے اپنے دوست حبیب کو روپیہ پیسے اور مال کا لالچ دیکر بلا بھیجا اور کہا کہ کسی حال ان (حضرت رسول اللہ ﷺ) کو نیچا دکھا دیا۔لہٰذا حبیب پوری تیاری کے ساتھ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور آپ سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ رسول اللہ ہیں تو ئی معجزہ دکھا دو۔اس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ حبیب! مانگ کیا معجزہ مانگیا ہے تو حبیب بہت چالاک تھا فوراً بول اٹھا کہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دو۔پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے فرما دئے۔یہ دیکھ کر حبیب سارے مجمع سارے باآواز بلند کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

دربار رسالت کی عنایت: جیسے حبیب مسلمان ہو گیا۔رحمۃ اللعلمین ﷺ کی عنایت میں جوش آ گیا اور فرمایا حبیب! بول تیری کیا حاجت ہے ۔حبیب بہت ہوشیار

اور چالاک تھا عرض کیا، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ کر قربان! میر حاجتوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔

معزور بیٹی کو صحت مل گئی: حبیب کا گھر ملک شام میں تھا۔ اس کے گھر میں اس کی بیٹی جو ہر طرح سے معذور اور بیمار رہتی تھی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ اسی لمحہ ملک شام میں حبیب کے گھر میں جلوہ گر ہوتے ہیں اور اس کے لئے شفاء دعاء فرماتے ہیں۔ پس حبیب کی معذور اور بیمار بیٹی یکدم تندرست وتوانا ہو جاتی ہے اور آپ پر ایمان لا کر مسلمان ہو جاتی ہے۔ جب حبیب کئی مہینے کے بعد گھر جاتا ہے تو پہلے اپنی بیٹی کو تندرست دیکھ کر دریافت کرتا ہے تو بیٹی سارا حال بیان کر دیتی ہے۔ الحمد اللہ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ بہ ایک وقت ادھر مکہ شریف میں حبیب مسلمان بناتے ہیں اور اسی لمحہ ملک شام پہونچ کر حبیب کی بیٹی کو تندرست بنا کر مسلمان کر دیتے ہیں۔

لاکھوں صفات ہیں نہاں آپ کی پاک ذات میں
جلوہ حق ہے آشکار آپ کے معجزات میں

لکڑی تلوار بن گئی: جنگ بدر میں حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک لکڑی عطا فرمائی جو حضرت عکاشہ کے ہاتھ میں آتے ہی اعلی درجہ تلوار بن گئی۔ (مشکوۃ ج ۲۔ اسماالجال)

مزار مقدس سے نداء	معجزات	مزار میں اُمتی اُمتی

آل رسول اللہ ﷺ کے معجزات کا سلسہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد جاری ہے اور آپ ﷺ کے معجزات کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا بلکہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ایسے ایسے حیرت انگیز معجزات کا ظہور ہوا جس سے عقل انسانی دنگ رہ گئی اور ان معجزات کو سن کر کئی غیر مسلم اسلام میں داخل ہو گئے اور ہور ہے ہیں۔

مزار میں **اُمتی اُمتی** رسول اللہ ﷺ کا جب دوشنبہ کے دن وصال ہو گیا اور جس مقدس مقام پر آپ ﷺ کا وصال ہوا وہیں پر مدنی طرز کی لحد تیار کی گئی اور حسب وصیت غسل اور لباس (کفن) پہنایا گیا اور وصال کے مقام پر ہی آپ ﷺ کو رکھا جا کر چہار شنبہ تک نماز جنازہ ادا ہوتی رہی۔

بالآخر چہار شنبہ کے دن فجر کے عین سہانے وقت رسول اللہ صلی اللہ کو پیروں کی طرف سے لحد میں اتارا گیا اور آپ ﷺ کی لحد مبارک میں حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ ،حضرت فضل رصی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ خاص غلام حضرت قثم رضی اللہ عنہ یہ چاروں اصحاب رسول اللہ ہی کی لحد میں اتے اور رسول اللہ کو لحد میں لٹا دئے۔حضرت قثم رضی اللہ عنہ آخری صحابی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے مزار سے باہر آئے۔

آپ کا بیان ہے کہ جیسے ہی لحد سے باہر آنے کے خیال سے آخری مرتبہ دیدار رسول اللہ سے مشرف ہو رہا تھا یکا یک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہونٹ ہل رہے ہیں پس میں نے اپنے کانوں کو آپ کے ہونٹوں کے قریب کر دیا تو میں نے اچھی طرح سنا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرما رہے ہیں۔**ربی اُمتی اُمتی ،ربی اُمتی اُمتی۔**

(بحوالہ مدارج النبوۃ جلد دوم ۷۵۱ اردو ترجمہ)

حقیر فقیر غلام نبی شاہ رسول ﷺ کی مزار مقدس کا یہ واقعہ لکھ رہا تھا۔فقیر کے سامنے ایک عاشق رسول اللہ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے جیسے ہی مزار امقدس کا یہ حال سنا تو بے ساختہ چیخ مار کر کہنے لگے **واللہ !واللہ!واللہ!!!** میرے حضور زندہ اور ہر جگہ ہیں!!!

مزار مقدس سے ندائیں

رسول اللہ ﷺ کی مزار مقدس سے یوں تو بے حساب مرتبہ سلام کے جواب اور ندائیں آئیں ۔خلفائے راشدین کے زمانے سے لیکر زمانہ حال تک صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین محدثین ومفسرین

اور کئی علماء سے اس کثرت کے ساتھ منقول ہے کہ یہ امر حد تواتر کو پہونچ چکا ہے اب اس کا کوئی جاہل ہی منکر ہوسکتا ہے۔

۱۳ جمادی الآخر بروز شنبہ بوقت بعد نماز مغرب ۱۳ ھجری جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جنازہ لیکر رسول اللہ ﷺ کے حجرے شریف کے سامنے پہونچے اور جنازہ کو رکھ کر اہل بیت اطہار میں سے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے آواز لگائی کہ یا رسول اللہ! ابوبکر حاضر ہے۔ پس اس آواز کے ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کی مزار مقدس سے جواب آیا کہ دوست کو دوست کے قریب لاؤ!

اس جواب کے ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کے مبارک حجرے کا دروازہ خود بخود کھا گیا۔ اس مبارک آواز کو اور دروازے کے خود بخود کھلنے کو سارے حاضرین اہل مدینہ جن میں خلفاء راشدین اور اہل بیت اطہار اور دوسرے صحابہ نے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا۔ پس اس کے ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مزار مقدس کے پہلو میں سپرد لحد کر دیا گیا۔

(بحوالہ قصائش کبری)

لاکھوں سلام ہیں نہاں آپ کی پاک ذات میں
جلوہ حق ہے آشکار آپؐ کے معجزات میں